

از عدالتِ عظمیٰ

درگاداس

بنام

ملیکٹر اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 7 اگست 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

معاوضہ - ایک خاندان کے مختلف اراکین کی اراضی - کنبہ کے کسی دوسرے رکن کے حصے میں آنے والی اور ایکٹ کے تحت حاصل کی گئی زمین کے سلسلے میں اپنے آپ کو کرایہ دار ہونے کا دعویٰ کرنے والے کنبہ کے کسی فرد کے حصے کا خریدار - حاصل کردہ زمینوں کے سلسلے میں کوئی پٹہ ڈیڈ نہیں کیا گیا جو خاندان کے دوسرے رکن کے حصے میں آتا ہے - منتقل اندراجات کی بنیاد پر جائیداد کے حق کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا - حاصل کردہ زمین کے سلسلے میں معاوضے کا دعویٰ کرنے کے لیے خریدار کو کرایہ دار نہیں سمجھا جاسکتا - زمین کے قوانین: انتقالی اندراجات - قرار پایا کہ، جائیداد کو کوئی لقب نہ دیں - یہ صرف قبضے میں موجود شخص سے زمینی محصول کی وصولی کے لیے اندراجات ہیں۔

ایسیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 664 سال 1985۔

آر ایف اے نمبر 24، سال 1984 میں ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے 4.5.1984 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایس ایل انیجا اور کے ایل تنیجا۔

جواب دہندگان کے لیے کے آرنا گراج۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اپیل کنندہ کے وکیل کا کہنا ہے کہ 16 جولائی 1996 کی دفتری رپورٹ کی تعمیل کی گئی ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ہماچل پردیش، شملہ کی عدالت عالیہ کے 5 مئی 1984 کو ایم ایف اے نمبر 24/84 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ واحد سوال یہ ہے کہ: کیا اپیل کنندہ زمین پر قبضہ کرنے والا کرایہ دار ہے؟

اس نے دعویٰ کیا کہ وہ کرایہ دار کے طور پر حصول کے موضوع کے سلسلے میں معاوضے کا حقدار ہے۔ ریفرنس کورٹ اور عدالت عالیہ نے ایک حقیقت کے طور پر درج کیا کہ اپیل کنندہ کرایہ دار نہیں ہے اور اس لیے کرایہ دار کے طور پر معاوضے میں حصہ کا حقدار نہیں ہے۔ غیر متنازعہ حقائق یہ ہیں کہ کشوری لال، کیول کرشن اور کوشلیہ، ان کی بہن کشوری لال اور کوشالیہ پر مشتمل کنبہ سے تعلق رکھنے والی 14 کینال 18 مرلے زمین نے اپنے اپنے مناسب حصص فروخت کر دیے۔ کیول کرشن نے بھی اپنا مخصوص حصہ اپیل گزار کو فروخت کر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محصولات کے ریکارڈوں میں اپیل کنندہ کا نام فروخت کی وجہ سے ایک اہل کرایہ دار کے طور پر درج کیا گیا ہے جب حکومت نے ایک نہر، 5 مرلے؛ 2 نہریں، 3 مرلے والی زمین حاصل کی تھی جو وجہ کمار کی تھی۔ اپیل کنندہ نے اس کے سلسلے میں بطور کرایہ دار دعویٰ کیا۔ نیچے کی عدالتوں نے فیصلہ دیا کہ چونکہ اس نے کیول کرشن سے ایک مخصوص حصہ خریدا ہے اس لیے اسے دوسری زمینوں کے سلسلے میں کرایہ دار نہیں سمجھا جا

سکتا اور اس لیے وہ معاوضے کا حقدار نہیں ہے۔ ہم نے پایا کہ عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے مطابق ہے۔ انتقال جائیداد کو کوئی لقب نہیں دیتے ہیں۔ یہ صرف قبضے میں موجود شخص سے زمینی محصول کی وصولی کے لیے ایک اندراج ہے۔ جائیداد کا حق اس حق کی بنیاد پر ہونا چاہیے جو انہوں نے زمین پر حاصل کیا تھا نہ کہ انتقال اندراجات کے ذریعے۔ مانا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نے اپنے مخصوص حصے کی حد تک کنبہ کے بھائیوں میں سے ایک کیول کرشن سے کچھ زمینیں خریدی ہیں۔ دوسری زمینوں کے سلسلے میں کوئی پٹہ ڈیڈ نہیں کیا گیا۔ ان حالات میں، اپیل کنندہ کو کرایہ دار کے طور پر اس لقب کی بنیاد پر معاوضے کا دعویٰ کرنے کے لیے وجہ کمار کا کرایہ دار نہیں سمجھا جاسکتا۔

نیچے کی عدالت کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ وجہ کمار کو رقم ادا کرے اور اگر اپیل کنندہ کی طرف سے رقم نکالی جاتی ہے تو بینک گارنٹی کو نقدی میں ڈال دیا جانا چاہیے اور بقایا رقم اپیل کنندہ کو ادا کر دی جائے گی۔ اگر رقم واپس نہیں لی گئی تو اپیل کنندہ کی طرف سے دی گئی بینک گارنٹی کو خارج کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔